سید بشیر حسین جعفری۔ ایک منفرد ادیب وعالمی سیاح

محمد اصیل شائق [1]، ڈاکٹر محمد وسیم انجم **

Abstract:

"Syed bashir Hussain Jafri is a renowed prose writer, free launce journalist, scholar and global tourist. He was born to a highly religious Gardezia Sadat Family on 15th May 1934 at village Suhawa Sharif District Bagh Tehsil Dheerkot, Azad Jammu and Kashmir. He received his early, forma, education, upto SSC level, from Different schools of his native districts of Bagh and poonch. He remained holding outstanding positions during his studies. After serving two years in AJK Govt. he shifted himself to Lahore in 1951. He got regular admissions in Islamia College Railway Road and oriental College Lahore and did his masters in 1958. Getting through the Punjab the Punjab public service Commission Competitive exam he joined Punjab Govt as Tehsildar in revenue dept. he was deputed to agriculture University Faisalabad and lastly to Pakistan science foundation Islamabad. During his whole Govt Service he remained writing in the national dailies and periodicals of Pakistan. He wrote articles, columns, books and research papers. He travelled many times on the global level from East to West and wrote a travelogue (Safarnama) "Sooraj Maray Pechay" which is a lessonful and a fine piece of literature. He authored 3 Biographies, 3 Historical books 2 Pictorial history books and prepared achieves of letters and dairies."

سید بشیر حسین جعفری

فردوس برز میں ، ریاست جموں وکشمیر، ضلع باغ کے گاوں سوہاوہ شریف میں معروف پیر سوہاوی [۱] کے معزز گھرانے میں پیر سید محمد ایوب شاہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ 10بھائی بہنوں میں سب سے کم سن ہونے کی وجہ سے نہایت ناز ونعم میں پلے بڑھے۔ ابتدائی تعلیم آٹھویں جماعت تک ، پرائمری سکول سیسر، مڈل سکول باغ اور مڈل سکول دھیر کوٹ سے مکمل کرکے ثانوی درجے کی تحصیل علم کیلئے اپریل ۱۹۴۷ء میں اس وقت کے معروف ومقبول اسلامیہ ہائی سکول پونچھ شہر میں داخلہ لیا لیکن اگست /ستمبر ۱۹۴۷ء میں ریاست جموں وکشمیر میں جنگ شروع ہونے کے باعث ایک سال تک ان کا تعلیمی تسلسل معطل ہو گیا ۔ جبکہ آزاد کشمیر حکومت قائم ہو جانے کے بعد ۱۹۵۰ء میں ہائی سکول راولا کوٹ سے میٹرک کا امتحان پاس کرکے ایک سال تک محکمہ تعلیم آزاد کشمیر کے شعبہ انتظامیہ مظفرآباد میں سرکاری خدمات بحیثیت ہیڈ کلرک انجام دیں اور پھر اپنے تعلیمی تسلسل کو جاری رکھنے اور اپنی علمی صلاحیت یا ڈگری میں اضافہ کرنے کی غرض سے لاہور جا پہنچے ۔ تھوڑا عرصہ قبل اپنے بڑے بھائیوں کی مشاورت ونگرانی میں ان کی شادی بھی ہوئی تھی اور ان کا سسرال بھی لاہور میں تھا۔ اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور میں ایف اے میں داخلہ لینے کے علاوہ سبیل روزگار کے لیے پنجاب ریجنل ٹرانسپورٹ میں ٹریفک انسپکٹر کی حیثیت سے ملازمت بھی اختیار کر لی ۔ اگلے چھ سالوں میں انہوں نے تعلیمی محنت کی اور ۱۹۵۸ء میں ایم اے سیاسیات کی ڈگری حاصل کرتے ہوئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کا مقابلے کا امتحان پاس کر لیا اور ان کی تقرری بطور تحصیلدار کالونیز ہوئی۔ راولپنڈی کچہری سے اس ملازمت کا آغاز کیا ۔ دو سال بعد فیصل آباد تبادلہ ہوا اور وہاں سے ۱۹۶۴ء میں انہوں نے اپنی

---

[1] پی ایچ ڈی سکالر (اُردو)
** صدر شعبہ اردو ،وفاقی اردو یونیورسٹی ،اسلام آباد

مامورگی Deputationزرعی یونیورسٹی ، فیصل آباد کروائی تاکہ ان کو لائبریری اور مطالعہ کا ماحول میسر آئے۔ ۱۵برس تک اس مادر علمی میں گزارتے ہوئے انہوں نے جہاں لائبریری اور اعلی تعلیم یافتہ پروفیسروں اور شخصیات سے اکتساب علم کیا وہاں بہت سارے صحافتی اور تصنیفی وتالیفی کام مکمل کیے۔ اس دوران سید بشیر حسین جعفری نے ملازمت سے ۴ ماہ چھٹی لے کر آزاد کشمیر میں حد متارکہ جنگ کے آس پاس علاقوں میں دورے کرکے مختلف عسکری وسول شخصیات سے انٹرویوز کیے اور جنگ آزادی کشمیر ۴۸-۱۹۴۷ ء کے واقعات ، نقصانات اور آزاد کردہ علاقہ جات کی تفصیلات حاصل کیں اور غیر مدون مگر شائع شدہ کتابیں ۱۔ "تذکرہ جنگ آزادی کشمیر۔ ۲۔"ہمارے غازی ہمارے شہید"۳۔"آزاد کشمیر رجمنٹ ایک پودے سے تناور چنا رتک" اور انگریزی زبان کی کتاب"۴۔ "کشمیریوں کی جنگ پاکستان کے لیے" تخلیق کر لیں جن کو بعد میں اخبارات ورسائل میں بالا قساط طور پر شائع کیا گیا۔ (۲)

پاکستان سائنس فاونڈیشن کی بیس سالا ملازمت کے دوران سید بشیر حسین جعفری نے مقامی وملکی سطح کے مطالعاتی دورے کرنے کے علاوہ عالمی سطح پر چھ دورے کیے جن کی مسافت میں انہوں نے مشرق ومغرب کی دنیا دیکھی - چھ براعظموں کا یہ سفر انہوں نے اسی [80]کی دہائی سے شروع کرکے ۲۰۰۰ء تک مکمل کیا۔ پاکستان اور کشمیر کے مشرقی افق سے یورپ اور امریکہ کے مغربی کناروں کی طرف سفر کرتے ہوئے سید بشیر حسین جعفری نے لاکھوں میل کے اس عالمی سفر کو اپنے سفر نامے "سورج میرے پیچھے " میں قلمبند کرکے آنے والوں کے لیے درس ورہنمائی کا ادبی نمونہ مہیا کر دیا - اس سفر نامے کا نام بھی ادبی حقیقت کا مظہر ہےکہ وہ جب مشرق سے مغرب کی جانب عازم سفر تھے ، ان کے ہوائی جہاز سورج سے آگے آگے ہوتے تھے اور سورج ان کے پیچھے پیچھے طلوع ہوتا اور محو سفر مغرب تھا۔ اسی لیے سید بشیر حسین جعفری نے اپنے سفرنامے کا نام "سورج میرے پیچھے " رکھا۔

غیر ملکی دوروں اور سیاحت کے حوالے سے سید بشیر حسین جعفری اپنی خود نوشت سوانح عمری "زندہ باد" میں یوں رقمطراز ہیں:

> ’’میں نے دنیا کے چھ براعظم اپنی آنکھوں سے بہ نفس نفیس دیکھے، کئی قومیں ، شہر قصبے، پہاڑ ، جنگلات ، لائبریریاں بے شمار قسم کے انسان اور انسانی کرشمے ملاحظہ کئے۔ جدید اور قدیم سے قدیم زندگی کے نمونے دیکھئے ، رب کائنات کی گوناگوں مخلوق کی معاشرتی ، مذہبی ، سیاسی، سماجی اور اقتصادی زندگی سے اکتساب علم کیا۔‘‘(۳)

پاکستان سائنس فاونڈیشن سے ریٹائر ہونے کے بعد سید بشیر حسین جعفری نے دیگر تاریخی کتب اور مقالوں کے علاوہ تین سوانح عمریاں لکھیں جن میں پہلی سوانح عمری اپنے بڑے بھائی - پیر سید محمد کبیر شاہ کی درویشانہ زندگی اور کام پر لکھی جس کا نام "کلمات جلیلہ" ہے۔

دوسری دو خود نوشت سوانحی جلدیں۱۔"زندہ باد" ۲۔ پائندہ باد" اپنی طویل زندگی اور اس کی کاوشوں پر اس طرح لکھیں کہ ان کی زندگی جدوجہد اور سعی مسلسل پر ایسی گزری کہ وہ کوہ کن تھے اور ان کی ۸۲ سالا زندگی ایک سنگ گراں تھی۔ جس سے انہوں نے کامیابی کی جوئے شیر نکال کر دکھائی۔

زندگانی کی حقیقت کوہ کن کے دل سے پوچھ
جوئے شیر وتیشہ وسنگ گراں ہے زندگی(۴)

صحافتی قرطاس پر ۲۲ ہزار تحریریں تخلیق کرنے والا(۵) ، ۵۸ برسوں سے مسلسل روزنامچہ ڈائری لکھنے والا(۶) ، پاکستان وکشمیر کی تصویری تاریخ مکمل کرنے والا(۷)، امریکن کانگریس لائبریری واشنگٹن اور انڈیا آفس لائبریری لندن میں اپنے تخلیق وتالیفی کام کی نمائش کرانے اور مشہوری حاصل کرنے والا(۸) ، نرم مزاج ، پرمغز ، صالح وناصح اور ہر دلعزیز شخص جو ایک وقت میں مختلف علوم پر لکھنے والا، مصنف ومحقق ، مورخ ومقالہ نگار، اعلی پائے کا صحافی اور معروف قلمکار وکالم نگار ، عالمی سیاح اور گوہر ہائے علوم کا متلاشی ، اخبار نویسی ، خطوط نویس، ڈائری نویس اور فن نویس میں خوشی نویس بھی - جوروانی اور تسلسل کے ساتھ لکھتا ہے - اپنے دست حق پرست سے حق اور سچ لکھتا رہا لکھتا ہے -

کثیر الموضوع لکھتا ہے اور کبھی اپنا لکھا ہوا کوئی لفظ کاٹتا تک نہیں۔ جس کی یاداشت قلبی القاء کی طرح برسوں بعد بھی تروتازہ رہتی ہے جس کو نصف صدی پہلے کے نقوش ، چہرے ، نام اور حروف تک اسی طرح ازبررہتے ہیں جیسے پہلی دفعہ دیکھے یا سنے تھے۔ جو چودہ سال کی بالی عمر میں جہاد وطن کے اگلے مورچوں پر پہنچتا ہے۔(۹) جو تعلیمی ترقی کی خاطر سرکاری ملازمت ترک کر دیتاہے ۔(۱۰)جو راست بازی اور دیانتداری اختیار کرنے کے لیے ملازمت کے شعبے بدلتا اور لالچ سے دور رہتا ہے ۔(۱۱) جو محنت اور رزق ہلال پر یقین رکھتا ہے۔ جو ترقی پسند اور انسانیت کا دوست ہے۔ جو اسلامی اصولوں کا پاسدار اور اقبال ورومی کا پیر وکار ہے جو اپنی داستان حیات کا نام زندہ باد رکھتا ہے ، اس لیے وہ اس عالم فنا سے عالم بقاء کی طرف جانے کے بعد بھی اپنے تدوین کردہ علمی وادبی شاہکار وں کی صورت میں زندہ جاوید نظر آتا ہے۔(۱۲)
یہ ہے سید بشیر حسین جعفری ۔

حوالہ جات

۱۔ پیر سوہاوی : سید بشیر حسین جعفری کے داد ا جان پیر سید علی شاہ جنہوں نے انیسویں صدی میں سوہاوہ شریف میں اپنے گھراور بزرگوں کے ڈیرے کو اسلامی تعلیمات کا مرکز بنائے رکھا اور عوام الناس کو شریعت اسلام کے درس وہدایت دیتے رہے۔

۲۔ سید بشیر حسین جعفری کی تصنیفات "تذکرہ جنگ آزادی کشمیر" ہمارے غازی ہمارے شہید" اور "آزاد کشمیر رجمنٹ ایک پودے سے تناور چنار تک " ماہنامہ "سیارہ ڈائجسٹ " لاہور، "آداب عرض " لاہور ، ۱۹۶۶-۶۷ کے شماروں میں بالاقساط شائع کیا گیا ہے۔

۳۔ بشیر حسین جعفری ، سید،زندہ باد، لاہور: مکی مدنی پرنٹرز ، ۲۰۰۳،ص ۳۰۲

۴۔ علامہ اقبال ، کلیات اقبال ، بانگ درا، لاہور: شیخ سنز ناشران ، ۲۰۱۲، ص ۳۰۲

۵۔ سید بشیر حسین جعفری نے اخبارات ورسائل میں ۲۲ ہزار مضمون ودیگر تحریریں شائع کروائیں۔

٦۔ سید بشیر حسین جعفری نے ۸۵سال مسلسل اپنی روزنامچہ ڈائری لکھی جو بیسویں صدی کی تاریخ کا حصہ بنی۔

۷۔ سید بشیر حسین جعفری نے پاکستان اور کشمیر میں واقعات ، حادثات بالخصوص ۱۹۲۵ء ۱۹۷۱ء کی جنگوں کے دوران ہونے والے حادثات اور جہادی تفصیلات کی تصاویر اکٹھی کرکے ایک تصویری تاریخ مرتب کی جس کو Pictorical History of Pakistanکا نام دیا گیا ۔

۸۔ سید بشیر حسین جعفری کے علمی وادبی کام {اخبارات، رسائل کتب اور مقالہ جات کے آرکائیوز } کو امریکی اور برطانوی لائبریریوں میں بذریعہ نمائش متعارف کر وایا گیا ۔

۹۔ جہاد کشمیر ۱۹۴۷ ء کے دوران سید بشیر حسین جعفری کی عمر ۱۵ سال تھی اور انہوں نے ہاڑی گہل {باغ} کے فوجی تربیتی کیمپ سے بنیادی جنگی ٹریننگ حاصل کرکے اوڑی کے محاذ پر کم سن مجاہد کی شکل میں انڈین آرمی کے خلاف جنگ میں حصہ لیا۔

۱۰۔ سید بشیرحسین جعفری کو سب جج باغ کی عدالت میں اہلمد دیوانی کی ملازمت ملی ہوئی تھی جو انہوں نے ایک سال تک جاری رکھنے کے بعد اس لیے چھوڑدی کہ انہوں نے تعلیم کو آگے جاری رکھنا تھا اور یہ ملازمت چھوڑ کر ہائی سکول راولاکوٹ میں جماعت دہم میں داخلہ لے لیا۔

۱۱۔ سید بشیر حسین جعفری نے کچہری کا شعبہ چھوڑ کر تعلیم کا محکمہ اس لیے اپنا یا تھا کہ وہاں شاید ناجائز لالچوں کا ماحول نہ ہوگا۔

۱۲۔ سید بشیر حسین جعفری کے علمی وادبی کام {رسائل ، کتب، معالے وغیرہ } ان کی یاد زندہ رکھیں گے۔